# کوویڈ ۔19 پر قابو پانے کیلئے پارلیمانی نگرانی کو مزید بہتر بنایا جائے ، فافن

**ٹیسٹوں کی شرح اور ویکسینیشن مہم کو وسعت دینے کیلئے پائیدار بنیادوں پر کام کیا جائے**

**اسلام آباد ، یکم اپریل ، 2021: مہلک وبائی بیماری کووڈ ۔19 کی تیسری لہر کے دوران لا پرواہی کے سبب کرونا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے ،صورتحال پر قابو پانے کیلئے حکومت کی طرف سے کووڈ۔ 19 کی پارلیمانی نگرانی خوش آئند ہے تاہم اسے مزید بڑھانے کی ضرورت ہے ۔ سینیٹ اور قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹیوں نے کووڈ ۔ 19 کی پریشان کن صورتحال پر غور کے لئے فروری میں اپنے اجلاس منعقد کئے اور قانون سازوں نے ویکسین کی خریداری اور ویکسی نیشن پلان سے متعلق معلومات کے بارے میں بھی سوالات اٹھائے لیکن اس کے باوجود اس اعلیٰ ترین فورم پر کوئی اہم فیصلہ نہیں لیا گیا۔ اس امر کا اظہار ٹرسٹ فار ڈیمو کریٹک ایجوکیشن اینڈ اکاونٹبلیٹی ۔ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک ( ٹی ڈی ای اے۔فافن ) کی کووڈ 19 پر پانچویں مانیٹرنگ رپورٹ میں کیا گیا ہے۔کووڈ۔19 گورننس سے متعلق فافن کی اس رپورٹ کی تیاری کے لئے زیر مشاہدہ 35 ضلعوں میں کووڈ کے خلاف اقدامات کے ذمہ دار متعلقہ کرداروں کے انٹرویو اور یکم فروری 2021 سے 15 مارچ 2021 تک ہسپتالوں کے دوروں کے بعد اعدادوشمار جمع کئے گئے ۔** **رپورٹ میں کہا گیا کہ پاکستان COVID-19 کی تیسری اور شدید لہر میں داخل ہو چکا ہے ایسے میں اس پر قابو پانے کیلئے تیزرفتا اور پائیدارکوششوں و نگرانی کی ضروت ہے ۔ اگرچہ زیر تبصرہ عرصے ( فروری) کے پہلے تین ہفتوں کے دوران وبا کے پھیلاؤ کی ماہانہ شرح کے مطابق شرح اموات میں کمی واقع ہوئی تاہم آخری ہفتے میں شرح کے اموات بڑھنے اور مارچ کے پہلے دو ہفتوں میں متاثری کی کثرت سے اس نئی لہرکا آغاز ہوا ۔اس وبائی مرض کی تیسری لہر کے ملک کو لپیٹ میں لیتے ہی ہی فعال کوویڈ 19 کے کیسوں کی تعداد بڑھ گئی ہے ۔ فروری کے پہلے ہفتے میں اس بیماری کے پھیلاؤ کی شرح تین اعشاریہ چھ فیصد تھی جو بڑھتے بڑھتے مارچ کے دوسرے ہفتے میں 5.8 فیصد تک پہنچ گئی ۔تیسری لہر فروری کے دوران اس بیماری سے بچاؤ کی حفاظتی تدابیر کی تعمیل نہ ہونے کے بعد شروع ہوئی ۔ یہاں تک کہ سرکاری دفاتر اور صحت کے اداروں میں بھی عملے اور زائرین کی طرف سے حفاظتی تدابیر کی تعمیل میں گزشتہ مہینوں کے دوران کمی ریکارڈ کی گئی اور فروری میں بھی یہ رحجان برقرار رہا ۔ رپورٹ کے مطابق اس عرصے میں 30 فیصد سرکاری دفاتر اور صحت کی دیکھ بھال کے 34 فیصد مراکز میں معاشرتی فاصلوں کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ۔لا پرواہی کے یہ رجحانات دوسرے اہم اشاریوں میں بھی دیکھے گئے ۔ جیسا کہ فروری میں ماہانہ ٹیسٹ میں مجموعی طور پر 0.98 ملین کی کمی ہوئی جو کہ نومبر 2020 میں دوسری لہر کے آغاز کے بعد سب سے زیادہ تھی ۔ اس کے بعد ایک رد عمل کے طور پر یہ تعداد بتدریج بڑھنی شروع ہوئی اور فروری کے آغاز میں 31،000 فی ہفتہ سے بڑھ مارچ کے وسط تک 40،000 فی ہفتہ ریکارڈ کی گئی ۔رپورٹ کے مطابق زیر تبصرہ عرصہ میں پاکستان میں ویکسینیشن مہم توقع سے کہیں زیادہ سست رفتار رہی اور 100 افراد میں صرف 0.16 افراد اسکی فراہمی ممکن ہوسکی ۔ویککسینیشن کی فراہمی کی یہ شرح خطے کے دیگر ممالک مثلاً ہندوستان ، نیپال ، بنگلہ دیش اور سری لنکا سے بھی کم ہے ۔ رپورٹ میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فرنٹ لائن ہیلتھ ورکرز کی اموات کی بڑھتی ہوئی شرح اور ویکسینیشن کی ان کی ضرورت کے مقابلے پر ویکسین کی کمیابی کووڈ ۔19 کی تیسری اور شدید لہر کے مقابلے کی قومی استعداد پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہے ۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کووڈ ۔19 کی تیسری لہر سے موثر طور پر نمٹنے کیلئے پاکستان میں نہ صرف ویکسینیشن مہم کو مزید فعال بنانے کی ضرورت ہے بلکہ عوام میں حفاظتی تدابیر کو اپنانے کو رواج دینا ہوگا ۔ اسی طرح ماکیٹوں اور بازاروں کے اوقات کار کی پابندی کو عوامی شعور کی بیداری اور انہیں اس حوالے سے مزید حساس بنانے کی مہم کیساتھ جوڑنا ہوگا ۔ اس کام کیلئے حکومت کو کمیونٹی کے رہنماؤں اور اہم شعبہ جات بشمول تاجروں ، نجی سکولوں اور دینی مدارس کے نمائندوں کو شامل کرنا ہوگا ۔مزید بر آں رپورٹ میں متاثرہ طبقات کیلئے حکومت کی امدادی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے کہا گیا ہے کہ حکومت ان لوگوں کی ضروریات اور مشکلات پر ضرور غور کرے جو ریلیف سرگرمیوں سے مستفید ہونے کیلئے مستحق ہونے کے باوجود درخواست دینے کے مطلابہ تقاضے پورا نہیں کرسکتے ہیں۔ خاص طور پر تقریبا ًایک کروڑ 27 لاکھ ایسی خواتین جو اپنا کام کرتی ہیں یا غیر رسمی شعبے میں ملازم ہیں اور ان کے پاس قومی شناختی کارڈ بھی نہیں ہے زیادہ توجہ کی مستحق ہیں ۔**